روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19 نومبر 2011ء 22 ذی الحج 1432 ہجری 19 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 261

تقویٰ کا لباس

اے بنی آدم یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

(سورۃ الاعراف آیت 27)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہوسکتی ہیں چنانچہ اس کی طرف اشارہ کر کے سعدی کہتا ہے۔

کلید در دوزخ است آں نماز
کہ در چشم مردم گذاری دراز

ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے فقراء خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں مگر دراصل وہ خدا کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں انہوں نے عجیب عجیب حالات ان لوگوں کے لکھے ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے لباس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ عزت میں فرق آئے گا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر میلے رکھیں گے تو عزت میں فرق آئے گا اس لئے امراء میں داخل ہونے کے واسطے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنیں مگر ان کو رنگ لیتے ہیں ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں مثلاً روزہ کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پر پہنچتے ہیں اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھایئے میں نہیں کھاؤں گا مجھے کچھ عذر ہے اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے ہیں مجھے روزہ ہے اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا موجب نہیں ہوسکتا اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے عبادات اور صدقات سب کچھ ریا کاری کے واسطے ہو رہے ہیں اعمال صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے۔ جبکہ ہم (۔) کہلاتے ہیں اور ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں پھر ہم دنیا کی پروا کیوں کریں؟ جو فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اس کو دور کر دیا جاوے اور چھوڑا جاوے جو حدود الٰہی اور وصایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں ان پر عمل کیا جاوے کہ احیاء سنت اسی کا نام ہے اور جو امور وصایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف نہ ہوں یا اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہ ہوں اور نہ ان میں ریا کاری مدنظر ہو بلکہ بطور اظہار شکر اور تحدیث بالنعمۃ ہو تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں۔

(ملفوظات جلد دوم

تلاوت قرآن کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قرآن کریم میں آیا ہے کہ ...... (الفرقان 13:) اور رسول کہے گا، اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ دنیا داری بھی غالب آ جاتی ہے۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہے۔ پس اس کیلئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے' نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 694)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

قرآن کریم سے صادقانہ محبت

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 ؍اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

امرتسر کے ایک غیراز جماعت میاں محمد اسلم صاحب مارچ 1913ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ ’’مولوی نورالدین صاحب نے جو بوجہ مرزا صاحب کے خلیفہ ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسلمہ پیشوا ہیں۔ جہاں تک میں نے دو دن ان کی مجالس وعظ و درس قرآن شریف میں رہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا ہے مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصتاً للہ کے اصول پر نظر آیا۔ کیونکہ مولوی صاحب کا طرز عمل قطعاً ریاء و منافقت سے پاک ہے اور ان کے آئینہ دل میں صداقت (۔) کا ایک زبردست جوش ہے جو معرفت توحید کے شفاف چشمے کی وضع میں قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعے ہر وقت ان کے بے ریاء سینے سے ابل ابل کر تشنگان معرفت توحید کو فیضیاب کر رہا ہے۔ اگر حقیقی (۔) قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صادقانہ محبت جیسی کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ یہ نہیں کہ تقلیداً ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ نہیں بلکہ وہ ایک زبردست فیلسوف انسان ہے اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تنقید کے ذریعہ قرآن مجید کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔ کیونکہ جس قسم کی زبردست فلسفیانہ تفسیر قرآن مجید کی میں نے ان کے درس قرآن مجید کے موقعہ پر سنی ہے غالباً دنیا میں چند آدمی ایسا کرنے کی اہلیت اس وقت رکھتے ہوں گے‘‘۔

(بدر 13؍ مارچ 1913ء حیات نور صفحہ 611-612)

پھر ایک وصیت ہے جو حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے اپنی اولاد کو کی۔ فرمایا: قرآن شریف کو اپنا دستور العمل بناؤ اور اتباع سنت کی پیروی اور سلسلہ عالیہ کی ترقی اور اتباع اشاعت (۔) میں ہمہ تن مصروف رہو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی انہی امور کی پابندی کے لئے تیار رکھو۔

(سیرت سید عبدالستار شاہ صاحب صفحہ 193)

یہ نصیحت تو ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب لکھتے ہیں حضرت ملک مولا بخش صاحب کے بارہ میں کہ: آپ کو قرآن کریم سے خاص عشق تھا اور قرآنی معارف وحقائق سننے کے لئے باوجود بیماری اور کمزوری کے تعہد کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کئی ماہ تک موسم سرما میں صبح کی نماز محلّہ دارالفضل سے آ کر دارالرحمت میں اس لئے ادا کرتے رہے کہ مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اس (۔) میں درس قرآن دیا کرتے تھے۔ اور وہ ان کے حقائق ومعارف سے مستفیض ہوں۔ اور پھر رمضان المبارک میں جو درس (۔) اقصیٰ میں ہوتا اس میں بھی التزام کے ساتھ شریک ہوتے اور قرآن کریم کو کثرت سے پڑھتے اور غور سے پڑھتے جہاں خود فائدہ اٹھاتے وہاں دوسروں کو بھی شامل کرتے۔ عمر کے آخری حصہ میں کہتے ہیں دن میں کئی کئی بار جب بھی دیکھو قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے تھے۔ اور کاپی اور قلم پاس رکھتے۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر سمجھ میں آتی اس کو نوٹ کرتے اور بعد میں اپنے گھر والوں کو بھی سناتے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اس وقت جب وہ گھر والوں کو سنا رہے ہوتے تو ان کے چہرے سے یوں معلوم ہوتا کہ آپ کی دلی خواہش ہے کہ آپ کی اولاد قرآن کریم کی عاشق ہو۔

(رفقاء احمد جلد 1 صفحہ 124-125)

گیمبیا کے ایک عیسائی نوجوان نے احمدیت قبول کی تو ماں نے اس کی شدید مخالفت شروع کر دی۔ پہلے تو وہ برداشت کرتا رہا مگر جب اس کی ماں نے قرآن کریم کی توہین شروع کی تو گھر چھوڑ کر نکل گیا اور دوبارہ اس گھر میں نہیں گیا۔ (ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ ستمبر 1987ء صفحہ 6)

تو اس زمانہ میں بھی افریقہ کے دور دراز ملکوں میں بھی یہ معجزے رونما ہو رہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

تعارف کتب

حضرت مرزا سلطان احمد

مرتبہ: میر انجم پرویز صاحب
ناشر: جمال الدین انجم صاحب
صفحات: 188

سیدنا حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب 1853ء میں پیدا ہوئے۔ آپ اردو کے بلند پایہ مصنف اور عظیم المرتبہ مضمون نگار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں 50 کے قریب کتب تصنیف فرمائیں جو اردو دان طبقہ میں بہت مقبول ہوئیں۔ کیونکہ ان کتب میں زبان کی فصاحت و بلاغت اور حضرت مرزا صاحب کی وسعت علمی اور بالغ نظری جھلکتی نظر آتی ہے۔ بچپن میں آپ نے حضرت مسیح موعود سے بھی چند کتب سبقاً پڑھی تھیں۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بلند پایہ شخصیت سے سب ہی واقف ہیں۔ لیکن آپ کے بارہ میں مکمل تعارف کسی ایک جگہ موجود نہ تھا۔ گو کہ سلسلہ کے لٹریچر میں جا بجا آپ کا نام موجود ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے والد ماجد حضرت مسیح موعود کے بارے میں بہت سی روایات آپ ہی کے نام سے منسوب ہیں۔ زیر نظر کتاب میں تمام ضروری مواد موجود ہے جس سے اس عظیم شخصیت کا تعارف حاصل ہوتا ہے جو سلسلہ کے لٹریچر میں ایک اہم اور مفید اضافہ ہے۔ اس میں ہمیں آپ کی پیدائش، تعلیم اور بچپن کے واقعات سے لے کر ملازمت، قبول احمدیت، وفات، ادبی زندگی، جملہ کتب کی تفصیل اور اولاد کے بارے میں تفصیل ملتی ہے۔ یہ سلسلہ مضامین چند سال پہلے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اب اسے کتاب کی صورت میں اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی صداقت اور راست بازی، تقویٰ اور طہارت کے معترف رہے اور احمدیت میں داخل ہونے میں روک اپنی عملی کمزوری قرار دیتے تھے۔ تاہم آپ کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں 25 دسمبر 1930ء کو بیعت کی سعادت حاصل ہوئی اور بیعت کے بعد آپ نے اپنے قول وفعل سے انتہائی اخلاص اور اطاعت کا نمونہ پیش کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب سے پہلے آپ کے نہایت اعلیٰ اوصاف کے حامل بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مارچ 1906ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب ان کی قبول احمدیت کا نظارہ دکھایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد 16 جولائی 1949ء کو حضرت مصلح موعود نے حضرت مرزا عزیز صاحب کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ آپ کے دو صاحبزادے واقف زندگی ہیں یعنی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان۔

زیر تبصرہ کتاب کے اہم عناوین درج ذیل ہیں۔ بچپن کے بعض واقعات، شادی اور اولاد، سفر ولایت اور حج بیت اللہ، خان بہادر کا خطاب، ملازمت کے مواقع، صاف گوئی اور بے باکی، قبول احمدیت، آپ کی بیعت ایک نشان تھا، بیعت کے بعد آپ کے اخلاص، آخری ایام، والد ماجد کا غیر معمولی احترام، حضرت مرزا سلطان احمد کی نسبت حضرت مسیح موعود کے نشانات، حضرت اقدس کی ملفوظات میں تذکرہ، ذوق شعر وسخن، ادبی زندگی، مضمون نویسی آپ کا ممتاز عارفانہ مقام معاصرین کی نظر میں، تعارف کتب حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب، جملہ کتب کی فہرست، مضامین اور روایات۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے بہت سے اہم تاریخی گوشے قاری کے سامنے آتے ہیں۔ اس کا مطالعہ نہ صرف ازدیاد ایمان میں ممد ہے بلکہ افادیت سے پُر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو منظر عام پر لانے والی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (ایف۔ شمس)

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

(19)

بیت فضل عمر ہمبرگ کا تعارف، نومبائعین سے ملاقات، مجلس سوال و جواب اور تقریب بیعت

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8 اکتوبر 2011ء

(قسط اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الرشید میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج مقامی جماعت نے بیت فضل عمر ہمبرگ میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نو احمدی احباب کے ساتھ ایک مجلس اور ملاقات کا پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا۔ اس موقع پر مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے بعض پرانے احمدی بھی شامل ہوئے۔

بیت فضل عمر ہمبرگ

بیت فضل عمر ہمبرگ جو علاقہ Stellingen میں واقع ہے جرمنی کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی بیت الذکر ہے جو 1957ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ مشن ہاؤس اور دفاتر بھی ہیں۔

اس بیت کا افتتاح 22 جون 1957ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا۔ حضرت مصلح موعود نے اس بیت کے افتتاح کے موقع پر احباب جماعت جرمن کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:۔

میں ہمبرگ بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد کو بھجوا رہا ہوں۔ افتتاح کی تقریب تو انشاء اللہ عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کریں گے۔ مگر مرزا مبارک احمد صاحب میرے نمائندہ کے طور پر شامل ہوں گے۔ میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگر جرمنی کے بعض شہروں میں بھی (بیوت الذکر) کا افتتاح کیا جائے......

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے مختلف شہروں میں چالیس سے زائد بیوت الذکر بن چکی ہیں الحمدللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر پانچ منٹ پر بیت الرشید سے بیت فضل عمر کے لئے روانہ ہوئے اور پندرہ منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر بیس منٹ پر بیت فضل عمر تشریف آوری ہوئی۔ لوکل امیر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نومبائعین سے ملاقات

اس پروگرام میں شامل ہونے والے اور مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نومبائعین کی تعداد 93 تھی اور بیس بچے ان کے علاوہ تھے۔ 45 مرد حضرات اور 48 خواتین تھیں۔ ان سب احمدی احباب کا تعلق جرمنی، ترکی، Kosovo، سسلی، البانیا، تیونس، الجیریا، لبنان، سپین، افغانستان، رشیا، اور غانا اور پاکستان سے تھا۔

بیت کے درمیان میں پردہ لگایا گیا تھا۔ ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب میں رونق افروز ہوئے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب نے پیش کی اور اس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہاں مختلف قوموں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا انگریزی میں بات کرلیں گے۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ان میں سے کچھ احباب انگریزی میں بات کرلیں گے جبکہ دوسرے جرمن زبان بولتے ہیں ان کے لئے ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الجیریا کے ایک دوست سے ان کا حال دریافت فرمایا اور ان سے ان کی قبول احمدیت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ 1996ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ پہلے ان کے بھائی نے جرمنی میں بیعت کی تھی۔ ان کی فیملی نے انہیں اپنے بھائی کو سمجھانے کے لئے اور احمدیت سے دور کرنے کے لئے جرمنی بھجوایا۔ لیکن جب انہوں نے اپنے بھائی سے احمدیت کے بارے میں بات کی تو بھائی نے ایسے دلائل پیش کئے کہ میں جوان کو احمدیت سے ہٹانے آیا تھا خود بھی احمدی ہو گیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

”خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا“

پھر حضور انور نے اس دوست سے فرمایا کیا اب آپ کا خاندان آپ سے خوش نہیں ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اب ان کی والدہ نے بھی احمدیت قبول کرلی ہے۔

حضور انور خواتین سے مخاطب ہوئے۔ ایک خاتون نے کہا کہ وہ تمام خواتین کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2011ء کے متعلق تاثرات بیان کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کل کے خطبہ میں حضور انور نے تمام احمدیوں کو دعا پر زور دینے کے لئے تاکید کی۔ ہم حضور انور کے بہت شکرگزار ہیں کہ آپ نے ہمیں دعاؤں اور اس ذمہ داری کی طرف جو کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے پیروکار ہونے کی وجہ سے ہم پر ہے توجہ دلائی۔ یہ خطبہ سن کر ہمارا جماعت سے تعلق میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ہم حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دعاؤں کے معیار کو بہتر کرنے کی توفیق دے۔ دعا کریں کہ ہم اپنے پاکستان میں موجود اپنی بہنوں اور بھائیوں کے لئے کثرت سے دعائیں کرسکیں۔ ہم احمدیہ جماعت کے اندر محبت اور بھائی چارہ کو سراہتی ہیں۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محبت و اخوت میں اضافہ کرے اور ہمیں بھی روحانی ترقیات سے نوازے۔ نیز ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اپنی تمام تر طاقتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچا سکیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک دوست نے بتایا کہ پاکستانی احمدیوں کے علاوہ جو دوسری قوموں کے احمدی احباب اس وقت جرمنی میں موجود ہیں ان میں سے اکثریت اس وقت یہاں موجود ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اگلی مرتبہ یہاں پر آؤں گا تو بیت الرشید (جو بڑی جگہ ہے) ان لوگوں کے لئے بہت کم پڑ جائے گی۔

ایک دوست نے اپنے بھائی کے بارے میں بتایا کہ وہ انگلینڈ سے ہیں اور ایم ٹی اے سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان کو احمدیت میں دلچسپی ہے اور وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے احمدیت کے بارے میں کافی مطالعہ کرلیا ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ دو سال سے ایم ٹی اے دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بھائی سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ پر یقین ہے کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کے متعلق رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی؟ اور اب تک آپ نے کتنی کتب پڑھی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ابھی تک انہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی، صرف انٹرنیٹ پر ہی پڑھا ہے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود نے کیا دعویٰ کیا تھا؟ کیا آپ کو پتہ ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح و مہدی بھی ہیں اور آپ کا مقام نبی کے برابر ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ شروع میں اس بات پر تو یقین تھا کہ آپ مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی لیکن آپ کی نبوت کے بارے میں سمجھ نہیں آتی تھی لیکن اب سمجھ آگئی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ماشاء اللہ۔ کیا ابھی بیعت کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ نماز ظہر و عصر کے بعد آپ کی بیعت ہوگی۔

سیریا کے ایک عرب احمدی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس وقت سیریا میں خانہ جنگی جاری ہے اور حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ سیریا کے لوگوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور ان کو ہر قسم کے ظلم سے محفوظ رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ نے تو واپس سیریا جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ کیا وہاں سے ہو کر واپس آگئے ہیں یا وہاں جانے کا فیصلہ ہی تبدیل کرلیا ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ گئے تھے اور حالات کی وجہ سے واپس آگئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ کا جو آپ واپس آگئے۔ آپ کے واپس آنے کا فیصلہ پُر حکمت ہے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ عرب ممالک کے حالات کی خرابی کی وجہ اندرونی ہے یا اس میں

کوئی بیرونی ہاتھ ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دونوں وجوہات ہیں۔ حکمران جمہوریت کے نام پر دوسروں کے حقوق غصب کر رہے ہیں اور حقیقی جمہوریت پر عمل نہیں کر رہے۔ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ان کی حکومتیں جمہوری ہیں دوسری طرف ان کے اعمال اس سے بالکل برعکس ہیں۔ کیونکہ جمہوری حکومت تو بیس، تیس سال تک نہیں چلتی اور ایک ہی آدمی ہر کام کر رہا ہے۔ تو یہ ایک ذاتی مفادات کے نام پر خود ساختہ جمہوریت ہے۔ جب ملک کا صدر مرجاتا ہے تو اس کا بیٹا حاکم بن جاتا ہے۔ جیسے سیریا کا حکمران پہلے حافظ الاسد تھا۔ اس کے بعد دوسرا حکمران چننے کے لئے کوئی مکمل جمہوری طریق ہونا چاہئے تھا مگر اس کے برعکس انہوں نے بشارالاسد کو صدر بنا دیا اور جمہوریت کے مطابق کسی کے پاس بھی حکومت تبدیل کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ دراصل اس چیز سے لوگوں میں مایوسی پھیل جاتی ہے اور لوگوں میں بے چینی دیکھ کر بیرونی طاقتیں بھی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ جیسا کہ مغربی طاقتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب یہ حکمران ان کی باتیں نہیں مانتے تو پھر بیرونی طاقتیں ان کو ختم کرنے کی کوششیں کرتی ہیں۔ جب تک وہ مغربی طاقتوں کی بات مانتے رہتے ہیں تو وہ ٹھیک ہیں لیکن جب ان کی بات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں تو ان کو پھر وہ ہٹا دیتے ہیں اور اس وقت ان لوگوں کو بیرونی طور پر ہی مدد کی جارہی ہے۔ جبکہ مقامی لوگ بھی اپنے دوسرے شہریوں اور ملک کے لئے اچھا نہیں کر رہے۔ ان لوگوں کے بھی ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ مغربی طاقتیں ایسے لوگوں کو اپنے مفادات کی خاطر استعمال کر رہی ہوتی ہیں تو یہ جو صورتحال ہے اس کی ذمہ دار دونوں چیزیں ہیں۔ اندرونی طور پر حکمرانوں کے غلط رویے بھی اور بیرونی طور پر بھی جو کہ اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے اس آگ کو مزید بھڑکاتے ہیں۔

عرب دوست نے کہا کہ میں نے ایک جگہ پر پڑھا ہے کہ یو۔کے اور فرانس وغیرہ سے بعض متشدد لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کو سیریا بھجوایا گیا تاکہ وہ لوگوں کو مشتعل کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ ایسے ہوا ہو کیونکہ اب طالبان، القاعدہ اور اس طرح کے دیگر گروپوں کی خواہش ہے کہ وہ عرب اسلامی ممالک پر قبضہ کریں تاکہ پھر وہ اپنی اسلامک آئیڈیالوجی پر کھل کر عمل کرسکیں اور اپنی اسلامک آئیڈیالوجی کو پھیلا سکیں۔ حالانکہ ان کی اسلامک آئیڈیالوجی تو حقیقی اسلامی تعلیمات کے برعکس ہے اور خود ساختہ ہے۔

اس عرب دوست نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں بھی اس چیز کا ذکر کیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں مصر میں اس قسم کے کچھ لوگوں کے پاس اختیارات آئے ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ ان کا گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا لیکن اب پتہ چلا ہے کہ انہوں نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس ساری صورتحال سے سعودی عرب کی گورنمنٹ بھی ہل گئی ہے۔ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت دے دی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت نہ تھی اور جب بھی کوئی عورت گاڑی چلاتے ہوئے پکڑی جاتی تو اس کو کم از کم دس کوڑوں کی سزا ملتی ہے۔ جبکہ اسلام تو کہتا ہے کہ ہر ایک کا حق اسے ملنا چاہئے۔ خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو، بچہ ہو یا بوڑھا اور اگر آپ ان کے واجب حقوق ادا نہیں کر رہے تو اس سے فساد اور بے چینی پیدا ہوگی اور بدقسمتی سے اسلامی دنیا میں یہ چیز بہت عام ہے۔ حکمران طبقہ ملک و عوام کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ ان کو صرف ذاتی مفادات کی پرواہ ہوتی ہے۔

ایک عرب خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت میں داخل کرے۔

ایک عرب دوست نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں بعض ممالک میں جماعت کی مخالفت اور جماعت پر ہونے والے مظالم کا ذکر کیا تھا۔ لیکن ہمارے ملک (جرمنی) میں جماعت کی مخالفت اس طرح کیوں نہیں ہوتی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی مخالفت اس لئے نہیں ہوتی کہ آپ کی تعداد بہت کم ہے۔ جب آپ کی تعداد زیادہ ہوگی تو آپ کی مخالفت بھی ہوگی۔ چرچ جو کہ اپنے آپ کو اس وقت بہت پُرامن بنا کر پیش کرتا ہے وہ بھی آپ کی مخالفت کرے گا اور جب آپ مخالفت دیکھیں گے تو احمدیت کی تعداد میں بھی مزید اضافہ ہوجائے گا۔ انشاء اللہ

الجیریا کے ایک دوست نے کہا کہ جب وہ اپنے ملک میں لوگوں کو احمدیت کا پیغام دیتے ہیں تو وہ مشتعل ہوجاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہی احمدیت کو قبول کریں گے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے مذہب کو صحیح سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ تو ایک خاص وقت کے بعد وہ آپ کی بات سن لیں گے اور آپ کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے اور جو مذہب سے لاتعلق ہوتے ہیں ان کو خدا پر یقین ہی نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو پرواہ نہیں ہوتی کہ کوئی شیعہ ہے، سنی ہے یا جو بھی ہے۔

ایک عرب دوست نے تجویز دی کہ یورپ میں رہنے والے عرب احمدی احباب جن کو زبان کا مسئلہ ہے ان کی علیحدہ سے ایک دفعہ سالانہ میٹنگ رکھ لی جائے تو اس کا بہت فائدہ ہوگا۔ اس سے وہ جماعت کے زیادہ قریب ہوں گے اور جماعتی عقائد اور روایات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں ایک طریق یہ بھی ہوسکتا ہے۔ آپ اپنی تجویز کی Outline بنا کر مجھے بھجوائیں کہ اس پر کس طرح عملدرآمد ہوسکتا ہے اور دوسرا طریق جو ہم نے شروع کیا ہے کہ عرب ڈیسک سے کسی نمائندہ کو ان ممالک میں بھیجا جائے جو کہ عرب احباب سے میٹنگز کرے۔ اس کے لئے طاہر ندیم صاحب گئے تھے اور یہاں (جرمنی) جامعہ احمدیہ میں بھی ایک اچھی عربی جاننے والے مربی استاد ہیں ان کو بھی بھجوایا سکتا ہے۔

ایک نومبائع لڑکے نے کہا کہ اس کے والد پیدائشی احمدی ہیں لیکن ان کی والدہ احمدی نہیں ہیں اور اس نے خود بھی اس سال جولائی میں بیعت کی ہے۔ لیکن بیعت کے بعد اس کے اپنی والدہ کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں۔ وہ دینی اصطلاحات مثلاً انشاء اللہ وغیرہ گھر میں کہنے نہیں دیتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک گھریلو اور دیگر ذاتی معاملات کا تعلق ہے تو آپ کو اپنی والدہ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ آپ والدین کی صرف ان باتوں کی اطاعت کریں جو کہ دین اور قرآن کے منافی نہ ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کے ساتھ درشت روی سے پیش آئیں۔ وقتی طور پر آپ وہاں سے چلے جائیں۔ ہاں اگر آپ انشاء اللہ کہنا چاہتے ہیں تو ضرور کہیں۔ کیونکہ بہت سی قومیں انشاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے تباہ ہوگئیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ ہماری زمینیں اور باغات کو تباہ کرنے کی کس کے پاس طاقت ہے؟ دیکھنا ہم کل صبح ان زمینوں اور باغات پر جائیں گے۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے کبھی بھی انشاء اللہ نہیں کہا۔ لیکن ایک دن جب وہ صبح اٹھ کر اپنی زمینوں اور باغات کی طرف گئے تو وہاں پر کچھ بھی نہ تھا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں نصیحت فرماتا ہے کہ ہمیں ہر صورت میں انشاء اللہ کہنا چاہئے کیونکہ اللہ کی مرضی کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمیں پاکستان میں السلام علیکم کہنے اور کلمہ پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ لیکن ہم پھر بھی پڑھتے ہیں اور آپ کی والدہ تو صرف اتنا ہی کہتی ہیں نہ کہ مجھ سے اس طرح سے بات نہ کیا کرو۔ جبکہ پاکستان میں اگر آپ السلام علیکم کہیں یا کلمہ پڑھیں تو آپ کو تین سال قید کی سزا ہوتی ہے۔ تو ایسی بات ہو تو آپ وقتی طور پر وہاں سے اٹھ کر چلے جایا کریں۔

ایک لبنانی احمدی دوست نے حضور انور سے سوال کیا کہ اب جرمن قوم میں مذہب کی طرف اور دین کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تو ان لوگوں تک دین کا صحیح پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر جرمن قوم کا مزاج بدل رہا ہے اور ان کا مذہب یا احمدیت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ ہم جرمنوں تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ اسی لئے میں نے جماعت کو اور ذیلی تنظیموں کو کہا تھا کہ احمدیت کا پیغام پھیلانے کے لئے سب سے پہلے صرف لوگوں کو اتنا بتائیں کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ احمدیت کا پیغام کیا ہے؟ احمدیت ہی صرف وہ مذہب ہے جو کہ دنیا میں حقیقی دین اور امن و محبت کو پیش کرتا ہے۔ اگر یہ پیغام لوگوں تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اگلا قدم یہ ہے کہ ہم بتائیں کہ یہ پیغام رسول کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ تو اس طرح سے لوگوں کو آپ کا پیغام سننے میں دلچسپی پیدا ہوگی اور احمدیت کا پیغام سمجھیں گے اور جب یہ ہوجائے تو پھر آپ کی ذمہ داری بھی مزید بڑھ جاتی ہے۔

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ لوگوں کا دین کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے یا کم از کم دین کے متعلق جاننے میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پچھلی بار جب میں جرمنی آیا تھا تو یہی بات میں نے متعدد بار اپنے خطبات و تقاریر اور جلسہ پر کی تھی کہ جرمنی میں ہر احمدی کو چاہئے وہ اپنے آپ کو دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف کرے۔ اگر ہفتہ میں ایک دن نہیں دے سکتے تو کم از کم ایک مخصوص وقت کے بعد کچھ وقت دعوت الی اللہ کی خاطر وقف کریں۔ جب تک آپ وقف کی روح سے کام نہیں کرتے آپ دعوت الی اللہ کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ آپ لبنانی ہیں تو آپ کو چاہئے کہ فلسطینی، مراکن اور لبنانی لوگوں کی تلاش کریں اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ اس طرح ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنی قوم کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچائے۔ کیونکہ آپ اپنی قوم کی نفسیات کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ ان کو سمجھانے کے لئے کونسا طریق استعمال کرنا چاہئے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کے بعض طریقے ایسے بھی ہیں جن پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا تو آپ کو بتانا چاہئے کہ اس طریق پر اگر دعوت الی اللہ کی جائے تو ہم زیادہ بہتر طور پر ان تک اپنا پیغام پہنچا سکیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ نے

نشانات دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن یہ اب آپ پر منحصر ہے کہ دعوت الی اللہ کے لئے اس موقع کا کتنا استعمال کرتے ہیں۔

امیر صاحب جرمنی نے کہا کہ حضور پورے جرمنی سے 150 خدام لیف لیٹنگ کے لئے ہمبرگ آئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دین کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لئے ہمبرگ کی زمین بہت زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ لیف لیٹنگ کے نتیجہ میں یہاں سے ملنے والا جواب جرمنی کے دیگر علاقوں کی نسبت مختلف ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ صرف ہمبرگ کی زمین ہی لیف لیٹنگ کے لئے زرخیز نہیں بلکہ دوسری جگہوں پر احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ٹھیک طرح سے کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اگر مکمل طور پر سروے کیا جائے، تو آپ برلن میں بھی اسی قسم کے نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ اور اسی طرح بعض دوسرے چھوٹے قصبوں میں بھی یہ نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ میں نے جماعت سے کہا ہے کہ ضروری نہیں کہ آپ بڑے شہروں پر ہی توجہ دیں بلکہ اگر آپ چھوٹے قصبوں کا رخ کریں تو وہاں مذہب کی طرف مائل لوگ زیادہ ملیں گے اور وہاں پر لوگوں کی طرف سے بہتر ردعمل دیکھنے میں مل سکتا ہے۔ ان چھوٹے قصبوں میں آپ میٹنگز اور سیمینارز رکھ سکتے ہیں۔ یہاں بھی جب چھوٹے علاقوں کی طرف گئے ہیں تو وہاں سے بہت اچھا جواب ملا ہے اور ایسے علاقوں میں بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر کینیڈا میں انہوں نے چھوٹے قصبوں میں جانے کا پروگرام بنایا اور آپ کو علم ہے کہ کینیڈا بہت بڑا ملک ہے تو جب وہ دور دراز علاقوں میں گئے تو شروع میں کسی قسم کی کوئی مخالفت نہ ہوئی بلکہ عیسائیوں نے اپنے چرچ بھی دیئے کہ آپ یہاں پر اپنے پروگرامز اور سیمینارز رکھیں۔ لیکن جب صحیح طریق پر اس کا فالو اپ کیا گیا تو ان چرچوں کے پادریوں نے محسوس کیا کہ لوگ تو دین کے پیغام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ تو پھر انہوں نے احمدیوں کو اپنے چرچ دینے بند کر دیئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اب وقت آ گیا اور زمین زرخیز ہے۔ بس آپ کو بیج پھینکنے اور اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اس کا پھل آپ کو حاصل ہوگا۔

ایک جرمن طالبہ علم نے انسان کی روح کے بارے میں حضور انور سے سوال کیا کہ ہمارے اعمال اور اخلاقیات کا تمام تر انحصار دماغ پر ہے۔ انہوں نے ایک مثال دی کہ ایک شخص جو کہ بارودی مواد کا کام کرتا تھا۔ بارود پھٹنے سے زخمی ہو گیا اور سر متاثر ہوا جس کی وجہ سے اس کے دماغ پر اثر ہو گیا اور اس کے رویہ میں درندگی ظاہر ہونا شروع ہوگئی۔ جب ہر کام دماغ پر منحصر ہے تو انسانی روح کا کیا کام ہوتا ہے؟ اب سائنسی طور پر بھی ثابت کیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی ہے وہ دماغ ہی ہے۔ اس تناظر میں انسان کی روح کیا چیز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے تو آپ ایک امریکن کی مثال دے رہی ہیں جس کے ساتھ اس قسم کا حادثہ پیش آیا اور ماتھے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور اس کے بعد اس کے دماغ میں آئرن پلیٹ رکھی گئی جس سے اس کا رویہ مکمل طور پر تبدیل ہو گیا۔ اس کی وجہ تو میڈیکل ہے کہ اس کے سر پر چوٹ لگی جس سے اس کے سر کو نقصان پہنچا۔ جس کی وجہ سے اس کے دماغ کے ایک خاص حصہ پر دباؤ بڑھ گیا اور اس وجہ سے اگر اس کے رویہ میں تبدیلی آ گئی تو یہ علیحدہ بات ہے۔ کیونکہ یہ طبی مسئلہ ہے اور جہاں تک روح کا تعلق ہے تو روح صرف انسان کے دماغ میں نہیں ہوتی بلکہ روحانی لوگ ہمیشہ کہتے ہیں جیسے حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا کہ بات پہلے دل میں اترتی ہے اور پھر دل سے دماغ میں جاتی ہے۔ گویا دل کا مقام بڑا ہے اور یہ بات سائنس سے قدرے متضاد ہے۔ کیونکہ سائنسدانوں کے نزدیک دماغ میں Order جاتا ہے اور وہاں سے جسم کے باقی حصوں میں پہنچتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کہتے ہیں کہ روحانی طور پر دل ہی پہلے پیغام وصول کرتا ہے اور پھر دماغ کی طرف جاتا ہے۔ اب ایک جاپانی سائنسدان نے بھی اس موضوع پر تحقیق کی ہے اور وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچ رہا ہے کہ دماغ پہلے پیغام وصول نہیں کرتا بلکہ دل کے پیغام پر ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ پھر دماغ سے باقی جسم پر پیغام کا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے روحانی لوگ کہتے ہیں جب انسان کو وحی یا الہام ہوتا ہے تو پہلے دل پر اترتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی خوفناک بات ہوتی ہے دل ہی سب سے پہلے کانپتا ہے اور دل کی دھڑکن اچانک بہت تیز ہو جاتی ہے اور پھر یہ بات دماغ تک پہنچتی ہے جس کے نتیجہ میں آپ کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے خوف محسوس ہوتا ہے۔ پھر آپ اس خوف کے نتیجہ میں بھاگنے کا عمل کرتے ہیں۔ یعنی جب بھی آپ کسی قسم کا خوف محسوس کرتے ہیں تو پہلا ردعمل دل کا ہوتا ہے۔ تو اس پر سائنسدان متفق ہیں۔ لیکن روحانی طور پر اعلیٰ مقام پر فائز لوگ (جیسے حضرت مسیح موعود) دل کو روح القدس کے اترنے کی جگہ بتاتے ہیں اور جہاں تک روح کا تعلق ہے تو جب بھی رحم میں بچے کی پیدائش شروع ہوتی ہے تو اس میں روح پھونکی جاتی ہے جو کہ پھر ترقی کرتی ہے۔ اس لئے روح اور جسم بیک وقت کام کرتے ہیں۔ روح کو جسم کی ضرورت ہوتی ہے اور جسم کو روح کی۔ جب آپ کی وفات ہو جاتی ہے تو روح جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور دوسری دنیا میں چلی جاتی ہے۔ وہاں بھی روح کو ایک جسم دیا جاتا ہے جو کہ ہمارے اس جسم سے مختلف ہوتا ہے جس کو جزا سزا ملتی ہے۔ اگر تو آپ کا سوال یہ ہے کہ آیا روح دماغ میں ہوتی ہے تو یہ سوال ہی غلط ہے۔ روح تو پورے جسم میں ہوتی ہے۔

اس پر بچی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ روح ایک روشنی ہوتی ہے جو کہ آپ کے اندر پروان چڑھتی ہے اور روشنی کی طرح کوئی مادی چیز ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ روشنی بھی اس طرح مادی چیز نہیں ہے۔ آپ روشنی کو نہیں دیکھ سکتیں مگر روشنی کے منبع کو دیکھ سکتی ہیں۔ تو جس طرح آپ سوچ رہی ہیں اس طرح روح کوئی مادی چیز نہیں ہے۔

پھر اس لڑکی نے دوبارہ کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ روح دماغ سے زیادہ دل میں ہوتی ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ روح پورے جسم میں ہوتی ہے۔ جب تک آپ کا دل دھڑک رہا ہے آپ میں روح موجود ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کا دماغ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہوتا ہے اور آپ قومہ میں چلے جاتے ہیں لیکن دل پھر بھی دھڑک رہا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ روح جسم کے اندر موجود ہے نہ کہ صرف دماغ میں۔ پس صرف دماغ اور روح کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ جسم اور روح کا آپس میں تعلق ہے۔

بچی نے دوبارہ اس شخص کی مثال کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور سے سوال کیا کہ جس شخص کے دماغ کی خرابی کی وجہ سے اس کی حرکات بدل گئی تھیں تو کیا اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی روح کی حالت بھی خراب ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی اور بات ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کو میڈیکل پرابلم ہے۔ اس کے دماغ کا ایک حصہ متاثر ہوا ہے اس لئے وہ ایک نارمل انسان کی طرح نہیں رہا۔ وہ لوگ بھی تو ہیں جو معذور ہوتے ہیں اور دماغ کی کمزوری کی وجہ سے ایک عام انسان کی طرح حرکات نہیں کرتے۔ لیکن ویسے کوئی برائی نہیں ہوتی۔ پس اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ ان کی روح بھی دماغ کی طرح متاثر ہے اور بعض جسمانی طور پر معذور ہوتے ہیں مگر نیک اور متقی ہوتے ہیں۔

اس پر ایک نوجوان نومبائع نے مزید سوال کیا کہ کیا ہم دماغ کو نفس اور دل کو روح کہہ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دماغ کو نفس نہیں کہہ سکتے۔ نفس بھی دل کا ایک حصہ ہے۔ نفس تو اس چیز یا خیال کو کہتے ہیں جو آپ کے دل یا دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور آپ کو اچھا یا برا کرنے پر آمادہ کرتا ہے یا آپ کو حکم دیتا ہے۔ انگریزی میں نفس کو Inner Self کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں جو سوال تمہارے ذہن میں تھا اس کا جواب مل گیا ہے یا تم کچھ اور چاہتی تھی؟ تو اس نے کہا کہ میری تسلی ہوگئی ہے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چونکہ ظہر کا وقت ہو چکا ہے اب آخری سوال ہے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ قرآن میں یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھنے کا کہا گیا ہے۔ اس صورت میں ہم ان سے کس طرح بات کریں؟ کیا ہم صرف مسلمانوں سے ہی دوستی کریں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوستی کا مطلب ہے جب ایسا معاملہ آ جائے کہ آپ نے دو میں سے کسی ایک کو پسند کرنا ہو۔ ایسے لوگ جو ہر وقت آپ کو کہتے رہیں کہ اپنے مذہب کو برا بھلا کہو، اپنے مذہب کو گالیاں دو، اپنے مذہب کے راہنما کو گالیاں دو تو پھر آپ کو چاہئے کہ ان کے ساتھ وقت نہ گزاریں کیونکہ اس طرح ان کا برا اثر آپ پر ہو سکتا ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کے پاس بھی نہ جائیں۔ اگر ایک شخص جو کہ مومن ہے اور متقی ہے تو بہتر ہے کہ آپ اس سے راہنمائی حاصل کریں نہ کسی ایسے شخص سے جس کا خدا پر ایمان ہی نہیں ہے۔ ایسے بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ خدا کو مانتے تو ہیں مگر خدا پر یقین نہیں ہوتا، خدا کے ساتھ وفادار نہیں ہوتے۔ تو بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن ان کے اعمال مسلمانوں جیسے نہیں ہوتے۔ وہ پانچ وقت کی فرض نماز بھی ادا نہیں کرتے تو آپ کو مومن اور مومن کے درمیان اور مومن اور کافر کے درمیان بھی فرق کرنا پڑے گا۔ تو جب آپ کسی کے ساتھ دوستی کرنا چاہیں یا قریبی تعلق رکھنا چاہیں تو ان لوگوں کے پاس جائیں جن کا ایمان پختہ ہو۔ باقی دعوت الی اللہ تو تعلق پیدا کئے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ شرفاء سے دوستی کریں اور انہیں پیغام پہنچائیں۔

یہ پروگرام دو بجکر پچیس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں ایک مرد اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر تمام نومبائعین اور دیگر حاضرین نے بھی دستی بیعت کی توفیق پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس بیت الرشید تشریف لے آئے۔

(جاری ہے)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

کیکامبا(Kikamba) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

کیکامبا(Kikamba) یا کامبا(Kamba) زبان کینیا (Kenya) مشرقی افریقہ کے آکامبا (Akamba) لوگوں کی زبان ہے۔ اور زیادہ تر Machakos، Kitui، akuini اور Mwingi ریجنز میں اس زبان کے بولنے والے پائے جاتے ہیں۔ ان میں Machakos ریجن کے لوگوں کے لہجہ کو سب سے بہتر اور معیاری سمجھا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ترجمہ قرآن مجید بھی اسی Dialect کے مطابق ہے۔

کیکامبا(Kikamba) زبان میں ترجمہ قرآن کریم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں 1960ء میں مکرم نعمان تھینگے لوکینڈو نے کیا۔ لیکن بوجوہ یہ کام مکمل نہ ہو سکا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد خلافت میں 1989ء میں آپ نے دوبارہ ترجمہ کے کام کا آغاز کیا جو 1999ء تک جاری رہا۔ 1999ء میں حضور کے ارشاد پر آپ لندن آئے اور چار ماہ تک اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قیام کر کے ترجمہ کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ترجمہ قرآن مجید کے مختلف مراحل کے دوران آپ کو مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم مولانا محمد منور صاحب، مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب، مکرم مولانا بشیر احمد اختر صاحب، مکرم مولانا وسیم احمد چیمہ صاحب، مکرم مولانا عبداللہ حسین جمعہ صاحب، مکرمہ امینہ عبداللہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب اور مکرم موینی گکوریا (Mwinyi Gakuria) صاحب کی معاونت اور رہنمائی حاصل رہی۔ مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب اور ان کی اہلیہ نے ترجمہ کی نظر ثانی وانگریزی اور سواحیلی تراجم قرآن اور عربی متن کے ساتھ ملا کر اسے چیک کرنے کے کام کو نہایت محنت سے انجام دینے کی سعادت پائی۔ مکرمہ امینہ عبداللہ صاحبہ نے اس ترجمہ کی کمپوزنگ اور ٹائپ سیٹنگ کرنے کی خدمت کی سعادت بھی حاصل کی۔ کیکامبا ترجمہ قرآن مجید کا اس وقت تک ایک ہی ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ 990 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ قرآن مجید جس کے ساتھ عربی متن بھی شامل ہے 2002ء میں پرنٹ ویل پریس امرتسر انڈیا سے طبع ہوا۔ اس میں بعض آیات پر تشریحی نوٹس بھی دیئے گئے ہیں۔

کیکامبا ترجمہ قرآن کے مترجم مکرم معلم نعمان تھینگے لوکینڈو (Namaan Lukindo) Ntheng کینیا میں 20 دسمبر 1928ء کو ضلع ماچاکوس (Machakos) کے گاؤں کاسیکیو (Kasikeu) میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کینیا ایک برٹش کالونی تھا۔ ان کے والد اسحاق لوکینڈو ان ابتدائی افریقن میں سے تھے جنہوں نے یورپین عیسائی مشنریز کے ذریعہ عیسائیت قبول کی تھی۔ 1949ء میں آپ نے ماچاکوس ٹیچر ٹریننگ کالج سے P3 کے ٹیچر کی ڈگری حاصل کی اور ترقی کرتے کرتے پہلے ہیڈ ماسٹر اور پھر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن بورڈ کیٹیٹا (Kiteta) کے ممبر بنے۔ وہاں سیاست میں گہری دلچسپی لینی شروع کی۔ کینیا کی جدوجہد آزادی کے دوران 25 نومبر 1953ء کو گرفتار ہوئے اور آپ کو سزائے موت سنائی گئی۔

اسی قید کے دوران آپ نے یسوع کے نام سے عبادت چھوڑ کر خدائے واحد ویگانہ کی عبادت شروع کردی۔ اسی دوران سزائے موت کے خلاف اپیل کی گئی۔ آپ کے سات ساتھیوں کی اپیل مسترد ہوئی لیکن آپ کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا گیا۔ اپنی عمر قید کی سزا کے دوران آپ نے اپنے چار ساتھیوں سمیت جیل حکام کو درخواست دی کہ جس طرح عیسائی مشنریز کو جیل کا وزٹ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اسی طرح احمدی معلمین کو بھی موقع دیا جائے۔ جیلوں کے یورپین کمشنر کو یہ درخواست بھجوائی گئی جس کی منظوری ہونے پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مربی انچارج کینیا نے جیل کا وزٹ شروع کیا۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے ملاقاتوں کے نتیجہ میں مکرم نعمان لوکینڈو صاحب اور آپ کے دیگر چار ساتھیوں نے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ جولائی 1958ء میں آپ کی سزا معاف کردی گئی اور جیل سے رہائی ہوئی۔ 1959ء میں آپ احمدیہ مشن نیروبی میں آگئے اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولانا محمد منور صاحب کے پاس رہے جنہوں نے کمال محبت اور شفقت سے آپ کو اپنے پاس رکھ کر دینی تعلیم وتربیت دی۔ اسی دوران 1960ء میں آپ نے کیکامبا زبان میں ترجمہ قرآن مجید کے کام کا آغاز کیا۔ دو سال تک یہ کام جاری رہا لیکن قرآن مجید اور دین حق کے بارہ میں زیادہ گہرا علم نہ ہونے کے باعث ترجمہ کا کام تسلی بخش طور پر آگے نہ بڑھ سکا۔

اسی دوران کینیا کے پہلے صدر جوموکنیاٹا جیل سے رہا ہوئے۔ انہیں سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کا تحفہ پیش کرنے کے لئے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی سربراہی میں جو وفد ان سے ملنے گیا اس میں مکرم نعمان لوکینڈو صاحب بھی شامل تھے۔ 1962ء میں نعمان صاحب نے دوبارہ سیاست میں دلچسپی لینی شروع کی اور چیئرمین آف ماساکو کاؤنٹی کونسل، Uhuru Locational Chief، اسی طرح ممبر آف پارلیمنٹ Taveta وغیرہ مختلف حیثیتوں سے ملکی خدمات انجام دیں۔

1989ء میں آپ نے از سرنو کیکامبا زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا آغاز کیا جو دس سال تک جاری رہا اور بالآخر 2002ء میں کیکامبا ترجمہ قرآن زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی

میرے والد مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب کاٹھگڑھی 1916ء میں حضرت چوہدری عبدالحمید خان رفیق ولد چوہدری غلام نبی خاں رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت 1903ء) کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھگڑھ سے حاصل کی۔ 1930ء میں پھر لاہور (اپنے والد صاحب کے پاس جو کہ یہاں ملازم تھے) گورنمنٹ ہائی سکول لوئر مال میں داخل ہوگئے۔ مگر تعلیم مکمل کرنے سے قبل ہی پولیس میں بھرتی ہوگئے۔ اکتوبر 1934ء میں آپ کی شادی ہوگئی۔ 1947ء تک آپ نے پولیس میں سروس کی اور پھر ملک کی تقسیم ہوگئی۔ پہلے آپ نے ککی نو شورکوٹ میں رہائش اختیار کی۔ مگر فروری 1951ء میں اپنی برادری کے ساتھ چک نمبر 2 ٹی ڈی اے خوشاب میں آباد ہوگئے۔ جہاں آپ کو ساری برادری نے متفقہ طور پر نمبردار منتخب کیا۔

اس گاؤں کو آباد کرنے اور سب آبادکاروں کی حوصلہ افزائی بڑھانے کے لئے آپ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس ریگستانی اور بے آب وگیاہ علاقے کو آباد کرنے میں آپ نے بہت قربانی دی۔ جہاں مسلسل ہفتوں ریت کی آندھیاں چلنے کی وجہ سے کھانا پکانے سے محروم رہنا پڑتا تھا۔ صرف چنوں پر گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ نہر چلنے سے قبل کوئی فصل نہ ہوتی تھی۔ بھوک اور ننگ، پانی کی کمی، ذرائع نقل وحملا ور سودا سلف کی عدم دستیابی، تازہ سبزیوں سے مسلسل محرومی، پیدل سفر جیسی صعوبتوں سے آپ اپنے آبادکار ساتھیوں سمیت صبر سے گزرے۔ کہ اب ہمیں اس دور میں سب ماڈرن سہولتوں کو دیکھ کر 1951ء کے دور کے متعلق سوچ کر حیرت ہوتی ہے۔ گورنمنٹ سے ملنے والی مراعات یا قرضے سب کو لے کر دیئے۔ افسران کے دورہ جات کے موقع پر کسی کی کوئی غیر حاضری نہ لگنے دی۔ سب کی ضروریات پوری کرنے میں آگے رہتے۔ اکثر لوگوں کا آبیانہ وغیرہ اپنی جیب سے ادا کردیا کرتے تھے۔ پھر گاؤں کا 1964ء میں پرائمری سکول منظور کروایا۔ آپ صاحب علم تھے۔ بات کرنے کا ڈھنگ آتا تھا۔ ہر افسر کو بات کر کے قائل کر لیا کرتے تھے۔ 1977ء میں جب سیم وتھور نے زمین ناکارہ کردی۔ اور مکانات بھی بارشوں کی وجہ سے گر گئے تو اپنے نئے مکان پچھلے ٹیلے پر تعمیر کئے۔

جماعت چک نمبر 2 ٹی ڈی اے کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اپنے والد صاحب کی پیروی میں اور سب برادری کے ساتھ مل کر گاؤں کی احمدیہ بیت الذکر کی عمارت کو 1958ء میں مکمل کروایا۔ جس کا سنگ بنیاد حضرت مولوی محمد حسین رفیق حضرت مسیح موعود نے نصب فرمایا تھا۔ بیت الذکر سے آپ کو بہت محبت تھی۔ روزانہ تہجد کے لئے اٹھنا اور فجر کی نداء دینا آپ کا معمول تھا۔ ان کے اس مسلسل عمل سے ہمیں بھی نماز کی عادت پڑی۔ جماعت کے وقار اور عزت کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ مرکز سے آنے والے مہمان کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس سے خلیفہ وقت کی خیریت دریافت کرتے جماعت کی ترقی اور بہتری کی خبریں سن کر بہت خوش ہوتے۔ اس وقت روحانی طور پر اس سنگلاخ زمین پر آپ نے دعوت الی اللہ کی حتی المقدور کوشش کی مگر یہ مٹی اس وقت نمناک نہ تھی۔

پھر ربوہ میں دارالیمن غربی میں بھی اپنا مکان بنوایا اور رہائش اختیار کر لی۔ یہاں بھی آپ کا دل بیت الذکر میں اٹکا رہتا تھا۔ اور سب بچوں کی تعلیم وتربیت کو اہمیت دیا کرتے تھے۔ اپنے سب بچوں کو ربوہ سے تعلیم دلوائی مجھے بھی بی۔اے تک پڑھایا۔ آپ کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

بڑے بیٹے رانا عبدالغنی خاں مقیم دارالیمن غربی خاکسار عبدالرزاق خاں لندن، رانا مبارک احمد خاں بحرین میں ہیں۔ دو بیٹیاں لندن، ایک ربوہ میں، دو کی اولاد ربوہ میں ہی مقیم ہے۔ آپ معمولی بیمار ہوئے اور 5 فروری 1984ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ وصیت نمبر 24653 ہے۔ قطعہ نمبر 15 ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ہمیں ان کی طرح خلافت سے وابستہ رکھے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ المنان صاحبہ بیوہ مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ کا آپریشن زبیدہ بانی ونگ میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم منیر احمد چوہدری صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم منور احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ بعارضہ جگر شدید علیل ہیں۔ I.C.U فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے لمبی فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم محمد احسن علوی کارکن صدر انجمن احمدیہ کو پہلے بیٹے سے مورخہ 27 ستمبر 2011ء کو نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ازراہ شفقت سلمان احسن عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد اکرم صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے نیک، صالح، خادم دین، ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم کلیم احمد لکھن صاحب بحرین تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو محض اپنے فضل سے مورخہ 18 اکتوبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قویم احمد ابراہیم عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد لکھن صاحب کا پوتا اور رفیق حضرت مسیح موعودؑ حضرت چوہدری سکندر علی لکھن صاحب بھینی بانگر متصل قادیان کی چوتھی نسل سے ہے اور مکرم میاں سلطان احمد بھٹی صاحب مرحوم دارالعلوم وسطی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے خاص فضل سے نومولود کو صحت وتندرستی عطا فرماتے ہوئے حقیقی خادم دین بنائے اور جماعت، والدین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد یوسف صاحب بقا پوری ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم فتح محمد خان صاحب ولد مکرم حافظ نصیر محمد خان صاحب مرحوم آف دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 8 نومبر 2011ء کو بعمر تقریباً 90 سال وفات پاگئے۔ موصوف کافی عرصہ سے علیل تھے تاہم عبادات میں شغف اور بکثرت دعاؤں کی برکت سے تادم آخر کسی پر بوجھ نہیں بنے اور اپنے ذاتی کام خود ہی کر لینے کی خدا تعالیٰ سے توفیق پاتے رہے۔ بلکہ باقاعدگی کے ساتھ شب بیداری اور شبانہ روز دعاؤں کے ذریعہ دوسروں کا سہارا بنے رہے۔ آپ نے نوجوانی میں نظام وصیت کے ساتھ منسلک ہونے کی توفیق پائی اور زندگی بھر اپنی بساط کے مطابق مالی قربانیوں میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 9 نومبر کو بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بمقام بیت مبارک ربوہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم صالح محمد خان صاحب بیلجیئم، مکرم خلیل محمد خان صاحب لاہور، مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ، پانچ بیٹیاں مکرمہ راشدہ تبسم صاحبہ ربوہ، مکرمہ ناصرہ صاحبہ لاہور، مکرمہ ساجدہ صاحبہ لاہور، مکرمہ عابدہ نصیر صاحبہ بیلجیئم، مکرمہ امۃ الرحمٰن اشرف صاحبہ ربوہ اور چالیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت کے مختلف اداروں میں خدمت کی توفیق پائی جن میں سندھ میں جماعت کی اراضی پر خدمت، صوبائی امیر حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ بطور ضلع وار کلرک اور بیوت الحمد سوسائٹی میں بطور کلرک خدمت شامل ہے۔ آپ مکرم عزیز محمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور کے برادر اصغر تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت حافظ احمد دین صاحب ڈنگوی ولد حکیم پیر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت قریباً 1869ء

بیعت 1898ء

وفات 19 نومبر 1954ء

حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ:

''جس وقت حضرت مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا تو میرے بعد میرے استاد کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ خود قادیان جا کر دیکھا جائے ...... اس وقت ہر جگہ یہ مشہور تھا کہ مرزا صاحب کے پاس کوئی جادو ہے۔ جو کوئی بھی قادیان جاتا ہے اسے جادو والی روٹی کھلا دی جاتی ہے۔ اور پھر وہ بغیر بیعت کئے واپس نہیں آتا۔ اس خیال کی بناء پر میں نے اور میرے استاد نے تین چار دن کی خوراک اپنے ساتھ لے لی تاکہ قادیان کی روٹی کھائیں ہی نہ۔ جب قادیان کی طرف روانہ ہوئے تمام راستے میں یہی سوچتے آئے کہ حضرت مسیح موعود سے کیا کیا سوال کریں گے؟ جس وقت ہم قادیان پہنچے اس وقت حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف رکھتے تھے اور تقریر فرما رہے تھے۔ ہم بھی خاموشی سے مجلس میں جا کر بیٹھ گئے۔ مرحوم فرماتے تھے کہ جو جو سوال دل میں سوچ کر گئے تھے۔ انہیں سوالوں کا جواب حضور دے رہے تھے۔ ہم حیرت سے حضور کا چہرہ دیکھنے لگے اور اسی وقت بیعت سے مشرف ہوگئے۔''

حضرت حافظ صاحب شروع سے ہی جماعت احمدیہ ڈنگہ کے امیر اور سیکرٹری مال چلے آتے تھے اور وفات تک ان عہدوں پر فائز رہے۔ نہایت رقیق القلب، بہت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ بلکہ تہجد گزار تھے۔ اور ان کا گھر گویا جماعت ڈنگہ کا مرکز تھا جہاں عیدین، جمعہ اور پانچوں وقت کی نمازیں ادا ہوتی تھیں۔ بہت سے احمدی بچوں اور بچیوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نیک فطرت عطا کی تھی۔ علم طب میں ماہر تھے گو ان کا روزگار اس علم پر نہ تھا مگر ہر وقت مختلف دوائیاں آپ کے پاس رہتی تھیں اور آپ انہیں حاجت مندوں کو مفت دیا کرتے تھے اور اگر کوئی شخص آدھی رات کے وقت بھی آجاتا تو آپ فوراً اس کے علاج کے لئے مستعد ہو جاتے تھے۔ آپ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مہاجر قادیان کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت بھائی صاحب نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت و بیعت کی۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے آپ کی وفات پر لکھا کہ

''حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفقاء) میں سے ہر ایک کی وفات جماعت کے لئے ایک قومی سانحہ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ یہی وہ مقدس وجود ہیں جنہوں نے تحریک احمدیت کے آغاز میں خدا کے مامور کو شناخت کیا۔ اس کے انوار و برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کے کلمات طیبات کو اپنے کانوں سے سنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رضا کے عطر سے ان مقدسوں کو ممسوح فرمائے۔ آمین

ڈنگہ ضلع گجرات میں سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام میں حضرت حافظ احمد دین صاحب ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی زاہدانہ اور تقویٰ کے بلند مقام پر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے 1898ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد ہمیشہ احمدیت کی (اشاعت) میں ہمہ تن مصروف رہے۔ قول کے بجائے زیادہ تر اپنے نیک عمل اور صالح اسوہ سے آپ نے (دعوت الی اللہ) کی۔ آپ نے اپنی اولاد کی نہایت اچھی تربیت کی۔ جوان کے لئے باقیات صالحات میں ہیں۔

مورخہ 19 نومبر 1954ء کی رات آپ کا انتقال 85 سال عمر میں ڈنگہ میں ہوا۔ بیماری کے عرصہ میں حضرت حافظ صاحب کے بچوں اور بچیوں نے ان کی پوری خدمت کی۔ وفات کے وقت مکرم ڈاکٹر صاحب آپ کی نعش کو ربوہ لائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 20 نومبر کو دس بجے صبح حضرت حافظ صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت حافظ صاحب مرحوم کو موصیوں کے بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 402)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

25 نومبر 2011ء

6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	ان سائیٹ
6:45 am	تاریخی حقائق
7:30 am	لقاء مع العرب
8:25 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:40 am	خلافت کا سفر
10:00 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
11:05 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
12:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:30 pm	تاریخی حقائق
1:05 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سرائیکی سروس
2:50 pm	راہ ھدیٰ
4:25 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:35 pm	زندہ لوگ
8:00 pm	بنگلہ سروس
9:25 pm	ریئل ٹاک
10:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء

26 نومبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2011ء
1:30 am	یسرنا القرآن
2:00 am	فقہی مسائل
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:10 am	تلاوت قرآن کریم
6:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:55 am	لقاء مع العرب
8:00 am	فقہی مسائل
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
9:45 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10:25 am	راہ ھدیٰ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	درس ملفوظات
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:00 pm	الترتیل
1:30 pm	حضور انور کا کالج کے طلباء کو خطاب
2:35 pm	سوال و جواب
3:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
4:50 pm	انڈونیشین سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:05 pm	بچوں کے لئے اسلامی کہانیاں
6:20 pm	الترتیل
6:55 pm	انتخاب سخن LIVE
7:55 pm	بنگلہ سروس
9:00 pm	چلڈرن کلاس
10:20 pm	ریئل ٹاک

27 نومبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:15 am	چلڈرن کلاس
1:30 am	فیتھ میٹرز
2:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:15 am	انتخاب سخن
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
7:40 am	درس ملفوظات
8:00 am	لقاء مع العرب
9:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
10:35 am	یسرنا القرآن
11:00 am	فیتھ میٹرز
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:30 pm	یسرنا القرآن
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	فیتھ میٹرز
3:00 pm	خطاب حضور انور البانیہ 2011ء
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	سپینش سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	زندہ لوگ
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2011ء
9:15 pm	گلشن وقف نو
10:25 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	الترتیل

خبریں

گیس پائپ لائن میں ٹیمپرنگ پر سزا اور جرمانہ

جرمانہ قومی اسمبلی نے تیل و گیس کی پائپ لائن میں ٹیمپرنگ کے ذمہ دار کو 10 سال قید اور 30 لاکھ روپے جرمانہ، گھریلو گیس میٹر کی ٹیمپرنگ پر 6 ماہ قید اور ایک لاکھ جرمانہ، صنعتی یا تجارتی گیس میٹر کی ٹیمپرنگ پر 10 سال قید اور 50 لاکھ روپے جرمانہ جبکہ ٹرانسمیشن لائنز کو نقصان پہنچانے والے کو 7 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانہ کی سزائیں دینے کے قانون کی منظوری دیدی۔

شمالی وزیرستان میں ڈرون حملہ

امریکی ڈرون طیارے شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کے سرحدی علاقے شوال میں ایک گھر کو نشانہ بنایا جاسوس طیارے نے گھر پر 4 میزائل داغے جس سے گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ جبکہ حملے کے نتیجہ میں 7 افراد جاں بحق ہوگئے۔

اورکزئی، کرم ایجنسی میں فورسز کے ساتھ جھڑپیں

جھڑپیں اورکزئی ایجنسی اور کرم ایجنسی میں فورسز اور شدت پسندوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ جھڑپوں میں شدت پسندوں کے 4 ٹھکانے تباہ ہو گئے۔ جبکہ 29 شدت پسند ہلاک اور 3 سیکیورٹی اہلکار زخمی ہوگئے۔

چین کی مدد سے زمین کے گرد بھیجا گیا پاکستانی مواصلاتی سیارچہ آزمائشی مدار میں داخل

داخل چین کی مدد سے زمین کے گرد بھیجا گیا پاکستانی سیارچہ اپنے آزمائشی مدار میں داخل ہو گیا۔ یہ مدار زمین کے مشرقی طول بلد سے 37.8 درجے پر واقع ہے۔ چائنا گریٹ وال انڈسٹری کارپوریشن (CGWIC) کی طرف سے جاری بیان کے مطابق پاک سیٹ ون آر کو 12 اگست کو چین کے جنوب مغربی صوبہ سچوان کے شیچانگ سیٹلائٹ لانچ سنٹر سے روانہ کیا گیا تھا۔ واضح رہے پاک سیٹ ون آر چین کی طرف سے کسی بھی ایشیائی ملک کا زمین کے گرد مدار میں پہنچایا جانے والا پہلا سیارچہ ہے۔ یہ سیارچہ انٹرنیٹ اور مواصلاتی سرگرمیوں کے دائرہ کار کو یورپ، جنوبی ایشیا، مشرق وسطی اور مشرقی افریقہ تک وسعت دینے میں معاون ثابت ہوگا۔ پاکستان نے اس سے قبل 1990ء میں اپنا مواصلاتی سیارچہ بدر اے چین کے تعاون سے زمین کے گرد مدار میں روانہ کیا تھا۔

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔نومبر

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:09

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
محلہ دارالنصر غربی نزد دفتر الفضل 10 مرلے کی ڈبل پورشن پر مشتمل ایک کوٹھی۔ جس میں گیس اور بجلی کے ہر پورشن میں الگ الگ میٹر لگے ہوئے ہیں۔
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔ وافر میٹھا پانی موجود
رابطہ نمبر: 0333-6713229,0476212261 0333-9794418

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد خالی پلاٹ نمبر 22 محلہ نصیر آباد حلقہ غالب برائے فروخت، برقبہ 10 مرلہ بہترین لوکیشن نزد نیو جلسہ گاہ مناسب قیمت پر
رابطہ ناصر احمد خان
03336474037,03036474037

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔ انڈین پولکی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے
کہکشاں کالونی میں واقع ایک بہترین لوکیشن میں پُرسکون ماحول میں کوٹھی کرایہ پر دینی مقصود ہے۔ پانچ بیڈ رومز، اٹیچ باتھ، ٹی وی لاؤنج، ڈائننگ ہال سٹور، میٹھا پانی مختصر چھوٹی فیملی اور صفائی پسند ہو
رابطہ۔ مبشر احمد
0323-6674458 ,03346300252

FR-10

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317